بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

حال ہی میں علمی و دینی حلقے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب قدس سرہٗ کے سانحۂ وفات کے ایک عظیم حادثہ سے دوچار ہوئے ۔ جن کی ذات سے دینِ متین اور قرآنِ مبین کی وقیع خدمات کا سلسلہ جاری تھا ۔ حق تعالیٰ نے انہیں بڑی نمایاں اور منفرد خصوصیات سے نوازا تھا ۔ گو ان کا خاص میدان قرآن کریم کی نشر و اشاعت اور درس و تدریس رہا مگر وہ دیگر علومِ عقلیہ و نقلیہ میں بھی ماہرانہ دسترس رکھتے تھے ۔ درسِ نظامی پر عالمانہ عبور رہا اور ان علمی ملکات کو انہوں نے قرآن کریم کی تفسیر و تدریس میں ایسا استعمال کیا کہ آج انشاء اللہ ان کا نام قرآن کے خاص خدّام میں محسوب ہوگا ۔ زبانِ خلق پر بھی وہ شیخ القرآن کے منفرد لقب سے معروف ہوئے کہ شیخ الحدیث کا لقب اور منصب تو تاریخ اسلام میں چلا آ رہا ہے ۔ مگر وہ غالباً پہلے بزرگ ہیں جنہیں شیخ القرآن کے تمغۂ سعادت کے ساتھ شہرت ملی ۔ قرآن کریم میں دین و دنیا کی تمام مشکلات اور الجھی گتھیوں کو سلجھایا گیا ہے ۔ معاشرت و تمدن ، تہذیب و سیاست ، اخلاق و سیرت ، قانون و دستور ، احکام و اصول ہر پہلو سے جامع اور معجز کتاب ہے ۔ مگر اس کے باوجود از اوّل تا آخر خداوند کریم نے اپنی کتاب کو توحید کے آہنی اور فولادی مباحث اور دلائل کی زنجیروں سے باندھ کر ایک وحدت اور اکائی کی شکل میں پیش فرما دیا ہے ۔ حضرت مرحوم کی ساری تگ و دو شرح و بیان درس و تدریس وعظ و تقریر بھی توحید کے مربوط و مضبوط سلسلہ سے بندھی ہوئی معلوم ہوتی تھی ۔ یہاں تک کہ وہ اور ان کے معتقدین اور ہمنوا حضرات پر یہ رنگ اتنا گہرا اور پختہ ہوا کہ اور سارے رنگ معدوم ہو گئے ۔ اور یہ لوگ عرفِ عام میں توحیدی کہلائے ۔

اس جذبۂ توحید کی چھاپ مولانا مرحوم کی ساری زندگی پر حاوی رہی ۔ اور اس میدان میں جب وہ اپنی قلندرانہ شان کے ساتھ پورے طمطراق اور جاہ و جلال سے اترتے تھے تو کبھی کبھی بیگانوں کے ساتھ معتدل مزاج اپنے بھی زد میں آجاتے تھے ۔ اصحابِ ہویٰ و ہوس اربابِ شرک و بدع کے تعاقب اور مقابلہ میں وہ بلاشبہ مردِ جری اور صاحبِ عزیمت و استقامت سپاہی تھے اور وہ جب ڈنکے کی چوٹ توحید بیان کرتے تھے ، تو مسلمان تو مسلمان واحد لاشریک لہٗ کے تکوینی غلام بھی وحدتِ باری تعالیٰ کے اس بیان و تشریح پر وجد کرتے ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ غیور ہیں اور مولانا

کی ہی ادا انشاء اللہ ان کے لئے بارگاہ ایزدی میں خلعت قرب ورضا سے سرفرازی کا ذریعہ بنے گی۔ جرأت وبے باکی سخاوت ومہمان نوازی دین کے اعلاء واشاعت کے ہر ہر میدان میں جرأت مندانہ کردار اور آتش نمرود میں بے خطر کود پڑنے کا ابراہیمی جذبہ، پھر اس کے ساتھ گردوپیش ماحول اور مجلس سے جلد متاثر ہو جانے والی سادہ دلی، مولانا کی یہ سب ادائیں ملت کو رلاتی رہیں گی۔ وہ ایک عظیم مکتب فکر کے محبوب تھے۔ ہزاروں تلامذہ کے استاد تھے اور استاد بھی ایسے کہ معلم قرآن اور کئی دینی تعلیمی مراکز کے مؤسس ومدیر۔ اور ان سب خدمات اور فیوضات کی وجہ سے ان کی وفات وقت کا ایک عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ملت مسلمہ کو مولانا مرحوم کا نعم البدل عطا فرمادے اور ان کے اخلاف صدق، تلامذہ، معتقدین اور مدارس کے ذریعہ ان کا فیض جاری وساری رہے۔

اسلام آباد میں اسلامی وزراء خارجہ کا حالیہ اجلاس بھی ملت مسلمہ کے اتحاد ویکجہتی کی علامت بن کر مفید تبادلہ خیالات اور مؤثر قراردادوں کا ذریعہ بنا، اسلامی ممالک کے نمائندوں کو مل جل کر درپیش مسائل پر اظہار خیال کا موقع ملا۔ اصل مسئلہ تو عملی طور پر کچھ کرنے اور قراردادوں سے بڑھ کر عملی اقدامات کا ہے۔ کاش! حق تعالیٰ امت مسلمہ کے ان زعماء کو عمل کی توفیق سے نوازے۔

پھر قراردادوں کی شکل میں مسلمانوں کی یکجہتی پر مبنی احساسات اور عزائم کا اظہار بھی نہایت قابل تحسین اور خوشگوار مستقبل کی نشاندہی کرنے والی بات ہے۔

اس کانفرنس کی اہم قراردادوں میں ایک قرارداد کے ذریعہ صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو پورے عالم اسلام یعنی ایک ارب سے زائد مسلمانوں کا نمائندہ بنا کر اقوام عالم کی جنرل اسمبلی کے ۳۵ ویں اجلاس میں اسلام کی ابدی صداقتوں پر مشتمل پیغام پہنچانے کے لئے مامور کیا گیا ہے کہ وہ جا کر انہیں اسلام اور عالم اسلام کا پیغام پہنچا دیں۔ اس طرح صدیوں کے بعد شاید کسی ایک فرد میں بسیط ارض کے سارے مسلمانوں کے جذبات واحساسات مرتکز کر کے اسلام کے عالمگیر پیغام اتحاد کی عکاسی کی گئی ہے۔ عالم اسلام کے اتحاد، مرکزیت اور ایک نقطۂ جذب وانعکاس پر سب کا اتفاق یہ ایک ایسا خواب ہے جس کے لئے پچھلے سوڈیڑھ سو سال سے ملت کے نابغۂ روزگار مفکرین ومصلحین نے زندگیاں نثار کر دی ہیں۔ تضامن عالم اسلام کے آخری عظیم منادو مبلغ شاہ فیصل مرحوم بھی شاید اسی "جرم" کی بھینٹ چڑھ گئے۔ آج یہ فیصلہ ایک گونہ ان خوابوں کی تعبیر کا نقطۂ آغاز ہے کہ ملت مسلمہ کسی اہم ذمہ داری کے لئے کسی بھی ایک فرد پر جمع ہو سکتی ہے۔ اور ذمة المسلمين واحدة اور المسلمون كجسد واحد کا ظہور